سپریم کورٹ رپورٹس (1999) SUPP. 1 ایس سی آر

ریاست اڑیسہ

بنام

ارجن داس اگروال اور دیگر

13 اگست 1999

(جی۔ٹی۔نانوتی اور ایس۔این۔فوکان، جسٹسز)

فوجداری قانون

پینل کوڈ،1860 - دفعہ 34 - مشترکہ ارادہ - ملزم 'اے' اور 'ایم' سمیت دیگر کو ٹرائل کورٹ کی طرف سے مجرم قرار دیا گیا - عدالت عالیہ کے ذریعہ بری کیا گیا - 'ایم' کی شرکت کو عینی شاہدین کے ذریعہ ثابت کیا گیا - منعقد: عدالت عالیہ نے غلط طریقے سے بری کر دیا۔

مشترکہ ارادہ - 'اے' میں شرکت کے بارے میں کوئی ثبوت نہیں - صرف اکسانے کا ثبوت - کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا ہے کہ متوفی کی موت کا سبب بننے کا اس کا مشترکہ ارادہ تھا - عدالت عالیہ نے بریت کو برقرار رکھا۔

جواب دہندگان کے ساتھ ساتھ 14 دیگر افراد پر ایک ڈی کے قتل کے جرم میں مقدمہ چلایا گیا۔ سیشن کورٹ نے مدعا علیہان سمیت دیگر کو دفعہ 302 اور دفعہ 1491 پی سی کے تحت مجرم قرار دیا۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے مدعا علیہان کو بری کر دیا جبکہ دیگر کو مجرم قرار دیا۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ مدعا علیہان کی سزا پائیدار نہیں ہے کیونکہ استغاثہ کے ثبوت ان کے خلاف طبی ثبوتوں سے ثابت نہیں ہوتے ہیں۔

اس عدالت میں اپیل میں ریاست نے پی ڈبلیو 1 سے 4 کے ثبوتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے اپیل کنندگان کو سزا دینے کی مانگ کی۔ متوفی کی پی ڈبلیو 1 بیوی نے ایک مخصوص بیان دیا کہ ملزم نے اسے اس وقت پیچھے دھکیل دیا جب اس نے اپنے مردہ شوہر پر حملہ کرنے والے 'ڈی' کے پاس جانے کی کوشش کی۔ ان کے مطابق ملزم نے دیگر ملزمین کو متوفی کو قتل کرنے کے لیے اکسایا۔ پی ڈبلیو 1 کے بیان کی تصدیق پی ڈبلیو 2-4 نے کی۔ جواب دہندگان نے شواہد میں تضادات کی نشاندہی کرتے ہوئے اپیل کا دفاع کیا۔

جزوی طور پر اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت

منعقدہ: 1۔ مذکورہ بالا شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ ملزم 'ایم' دیگر ملزمان کے ساتھ متوفی کے گھر گیا تھا جہاں ملزم 'ڈی' نے متوفی کو چاقو سے وار کیا۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ملزم مدعا علیہ 'ایم' نے متوفی کی بیوی پی ڈبلیو 1 کو بھی اپنے شوہر کو بچانے سے روکا کیونکہ ملزم مدعا علیہ 'ایم' نے اسے دھکا دیا اور وہ نیچے گر گئی۔ پی ڈبلیو 2 کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ملزم مدعا علیہ 'ایم' نے متوفی کی داڑھی پکڑی تھی۔ ریکارڈ پر موجود شواہد اس نتیجے پر پہنچنے کے لئے کافی ہیں کہ مجرمانہ فعل یعنی متوفی ملزم کو جان لیوا وار کرنے میں مدعا علیہ 'ایم' نے عام مقصد یعنی متوفی کی موت کا سبب بننے کے لئے مذکورہ مجرمانہ فعل میں فعال طور پر حصہ لیا۔ عدالت عالیہ نے ملزم 'ایم' کی اپیل منظور کرنے میں غلطی کی۔ 'ایم' کو آئی پی سی کی دفعہ 263/34 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا ہے اور عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔

[450-سی-ڈی-ای-ایف]

2۔ ریکارڈ پر موجود شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ملزم مدعا علیہ 'اے' کبھی متوفی کے گھر کے اندر نہیں گیا اور نہ ہی قتل کے ارتکاب میں کوئی حصہ لیا۔ اس نے صرف دوسرے ملزمین پر چیخ کر اکسایا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس کے اکسانے کی وجہ سے ملزمین کی طرف سے مزید وار کیے گئے تھے۔ لہٰذا اس بات کا کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ اس ملزم اور مدعا علیہ کا متوفی کی موت کا مشترکہ ارادہ تھا یا اس نے دراصل مجرمانہ فعل میں حصہ لیا تھا۔ عدالت عالیہ کے ذریعہ اس ملزم کی بریت کو برقرار رکھا جاتا ہے۔

[450-جی-ایچ؛451-اے]

3۔ یہ قانون کاایک طے شدہ موقف ہے کہ آئی پی سی کی دفعہ 34 ایک الگ جرم پیدا نہیں کرتی ہے اور یہ ملزم کی شرکت ہے کہ جرم کرنے کا ارادہ ثابت ہوتا ہے اور آئی پی سی کی دفعہ 34 کو راغب کیا جاتا ہے۔ آئی پی سی کی دفعہ 34 کی مدد سے کسی شخص کو شامل کرنے کے لئے، استغاثہ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ مجرمانہ فعل ایک سے زیادہ افراد کی حقیقی شرکت سے کیا گیا تھا اور یہ کہ مذکورہ عمل پہلے کنسرٹ میں شامل تمام افراد کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لئے کیا گیا تھا۔[450-بی]

مہابیر گوپ بنام ریاست بہار، [1963] 3 ایس سی آر 331۔ جاگیر سنگھ بنام ریاست پنجاب، [1967] 3 ایس سی آر 256 اور بھرواڑ میپا دانا اور دیگر بنام ریاست بمبئی، [1960] 2 ایس سی آر 172، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

فوجداری اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1993 کی فوجداری اپیل نمبر 5۔

1983 کے فوجداری نمبر 72 اور 73 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 27.1.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے راج کمار مہتا۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لئے یو۔ آر۔ للت، اجے بھلا اور پی۔ کے۔ جین۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لئے ٹی۔ این۔ سنگھ (اے سی)۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا:

فوکن، جسٹس۔ 16 افراد کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 302 / 149، 302 / 34، 341 / 149، 449، 451 / 34، 427 / 34 اور 323 آئی پی سی کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ سیشن کیس نمبر 134 / 85 میں سیشن جج کوراپٹ نے 2 اپریل 1986 کو استغاثہ کے لئے 16 گواہوں اور دفاع کے

سات گواہوں کے ثبوتوں کی تعریف کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ متوفی کو قتل کیا گیا تھا اور اسی کے مطابق ملزم دلیپ کمار چند کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت مجرم کشن لال کامنی کو مجرم قرار دیا گیا تھا۔ منموہن داس عرف منو بنگالی، پرفل کمار پردھان اور ارجن داس اگروالا آئی پی سی کی دفعہ 302/149 کے تحت نچلی عدالت نے ملزمین رادھے شیام اگروالا، اتم کمار بہرا، دیوی مشرا، بابلی عرف سدھنسوشیکھر داس کو بھی قصوروار پایا اور انہیں دفعہ 451 اور 427 آئی پی سی کے تحت قصوروار ٹھہرایا۔ دیگر ملزمین کو بے قصور پایا گیا اور انہیں بری کر دیا گیا۔

ملزم دلیپ کمار چند کو سزائے موت سنائی گئی۔ ملزمین کشن لال کامنی، پرفل کمار پردھان، منموہن داس عرف منو بنگالی اور ارجن داس کو عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ نچلی عدالت نے رادھے شیام اگروالا، اتم کمار بہرا، دیوی مشرا، بابلی عرف سدھنسوشیکھر داس کو ایک سال قید بامشقت کی سزا سنائی۔

عدالت عالیہ کی ڈویژن بینچ نے 1986 کے ڈیتھ ریفرنس نمبر 1 اور فوجداری اپیل نمبر 72 سے 74، 81، 82 اور 1986 کے 27 اپریل 1987 کے فیصلے میں ارجن داس اگروال اور منموہن داس کی اپیلوں کو منظور کیا اور انہیں بری کر دیا گیا۔ دلیپ کمار چند کی سزائے موت اور اپیل کو جزوی طور پر منظور کیا گیا تھا اور انہیں آئی پی سی کی دفعہ 302/34 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا تھا اور ان کی سزائے موت کو عمر قید بامشقت میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ پرفل کمار پردھان، کشن لال کامنی، رادھے شیام اگروال، دیوی پرساد مشرا، بابلی عرف سدھنسوشیکھر داس اور اتم کمار بہیرا کی طرف سے دائر اپیلوں کو خارج کر دیا گیا۔

ریاست اڑیسہ نے منموہن داس اور ارجن داس اگروال کو بری کرنے کے سلسلے میں موجودہ اپیل دائر کی ہے۔

یہ واقعہ 17 جولائی 1982 کی رات تقریباً 10:00 بجے پیش آیا۔ متوفی گاوں نارلا روڈ پر واقع اپنی رہائش گاہ پر ایک ہوٹل چلا رہا تھا اور واقعہ کے وقت اس نے اپنا کاروبار بند کر دیا اور ہوٹل کے لڑکوں سے حساب کتاب لے رہا تھا۔ واقعہ کی رات تقریباً 10:00 بجے کچھ لوگوں نے ہوٹل کے دروازے پر دستک دی اور کھانا مانگا لیکن متوفی نے انہیں بتایا کہ چپتی دستیاب نہیں ہوگی اور انہیں چاول پیش کیا جا سکتا ہے۔ جیسے ہی

ہوٹل کے لڑکے نے دروازہ کھولا، ملزم دیوی مشرا، بابلی عرف سدھنسو داس، اتم بیہیرا اور رادھے شیام اگروالا ہوٹل کے اندر گئے اور فوری طور پر متوفی کے ساتھ جھگڑے شروع کر دیے۔ متوفی رادھامنی پانڈا وہاں پہنچے اور مذکورہ افراد کے لئے کھانے کا انتظام کرنے کی کوشش کی۔ وہ اپنے شوہر کو ساتھ والے کمرے میں لے گئی۔ اگرچہ کھانا دو پلیٹوں میں پیش کیا جاتا تھا لیکن مذکورہ افراد نے کرسیوں، میزوں، پلیٹوں کو توڑ دیا اور بجلی کی تاروں کو پھاڑ دیا کیونکہ اس وقت بجلی کی فراہمی نہیں تھی۔ اس وقت متوفی کی بیوی نے ملحقہ کمرے سے درد کی چیخ سنی اور وہ کمرے کے اندر دوڑی۔ اس نے دیکھا کہ اس کے شوہر کے پیٹ پر چاقو سے حملہ کیا گیا تھا۔ ملزم دلیپ چند کے ہاتھ میں چاقو تھا اور وہ کشن لال کامنی کے ساتھ مل کر متوفی کو کمرے سے باہر کھینچنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ملزم پرفل کمار پردھان بھی متوفی کو سنبھال رہا تھا اور جب اس نے اپنے شوہر کو بچانے کی کوشش کی تو ملزم منموہن داس نے اسے پیچھے دھکیل دیا۔ چاروں ملزمین متوفی کو کمرے سے باہر نکال کر ویراندھا لے گئے اور ملزم دلیپ چند نے 3-4 وار کیے۔ ملزم ارجن داس اگروال سڑک پر کھڑا حملہ آوروں کو متاثرہ کو جلد ختم کرنے کے لئے اکسا رہا تھا۔ دیگر ملزمین رام بیلش اگروالا، موتی لال اگروالا، مدن لال اگروالا، سنتوش کمار کمانی، سنتوش مشرا، پیپاک بسوال اور ہزاری لال لال اگروالا نے متوفی کو اس وقت گھیر لیا جب ملزم دلیپ چند اور اس کے ساتھی اس پر حملہ کر رہے تھے۔ متوفی کی بیوی اور دیگر افراد نے متوفی کو بچایا اور اسے واپس گھر میں لے گئے۔

رادھامنی اپنے متوفی شوہر کو نارلا اسپتال لے گئی اور اس نے نارلا پولیس اسٹیشن کو بھی اطلاع بھیجی۔ مذکورہ پولیس اسٹیشن کے اسسٹنٹ سب انسپکٹر اسپتال پہنچے اور ایف آئی آر لی۔ زخمیوں کی دیکھ بھال کرنے والے ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ انہیں فوری طور پر بھوانی پٹنہ کے اسپتال لے جایا جائے اور اسی ٹرک میں انہیں بھوانی پٹنہ اسپتال لے جایا گیا اور اسپتال پہنچنے پر انہیں مردہ قرار دے دیا گیا۔

ریاست کی طرف سے دائر کی گئی اس اپیل میں ہمیں اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ کیا عدالت عالیہ کی ڈویژن بینچ نے دو ملزمین منموہن داس عرف منو بنگالی اور ارجن داس اگروال کے بارے میں بریت کا حکم ریکارڈ پر موجود ثبوتوں کی مناسب تعریف پر مبنی تھا یا نہیں؟ مذکورہ دونوں ملزمین اور دیگر کے خلاف آئی پی سی کی دفعہ 302 / 149 اور 302 / 34 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا۔

استغاثہ کا معاملہ بنیادی طور پر متوفی کی بیوی رادھامنی پانڈا پی ڈبلیو 1، کیلاش چندر پانڈا - پی ڈبلیو 2 کے ثبوتوں پر منحصر ہے، جو متوفی کے ہوٹل کے برآمدے میں چائے کی دکان رکھتا تھا، پی ڈبلیو 2 کا بھائی بیکنتھا پانڈا - پی ڈبلیو 3 جس نے متوفی کے ہوٹل کے برآمدے میں پان کی دکان حاصل کی تھی اور بھاسکر پانڈا - پی ڈبلیو 4 جو متوفی کے ہوٹل میں باورچی تھا۔

نیچے دی گئی دونوں عدالتوں نے مندرجہ بالا عینی شاہدین پر یقین کیا۔ درحقیقت عدالت عالیہ نے مذکورہ عینی شاہدین کے ثبوتوں کا بغور جائزہ لینے کے بعد ریکارڈ کیا ہے کہ وہ فطری، قابل، قابل اعتماد اور قابل اعتماد گواہ تھے۔ عدالت عالیہ کے مطابق، ان کے ثبوتوں کو طبی ثبوتوں سے کافی تائید ملتی ہے اور اس لئے ٹرائل کورٹ نے صحیح طور پر ان کے ثبوتوں پر انحصار کیا۔

ہمیں اپیل کنندہ مسٹر مہتا کے وکیل نے مذکورہ گواہوں کے ثبوتوں کے ذریعے بھی لیا ہے اور ہم ٹرائل کورٹ کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ کے نتائج سے بھی مکمل طور پر متفق ہیں۔ حالانکہ ملزم منموہن داس عرف منو بنگالی کی طرف سے پیش ہوئے ایمکس کیوری مسٹر ٹی این سنگھ نے کچھ تضادات کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے لیکن ہماری رائے ہے، جیسا کہ عدالت عالیہ نے درج کیا ہے کہ یہ معمولی نوعیت کے ہیں اور استغاثہ کے معاملے کو ختم نہیں کر سکتے۔

متوفی کی پی ڈبلیو 1 بیوی رادھامنی پانڈا مخبر تھی۔ انہوں نے استغاثہ کے مقدمے کی مکمل حمایت کی تھی۔ ان کے مطابق یہ واقعہ 17 جولائی 1982 کو رات 10 بجے کے قریب پیش آیا جب ہوٹل بند تھا اور ان کا مردہ شوہر ملازم سے حساب لے رہا تھا۔ رادھا اور بابلی نامی دو ملزمین نے چیخ کر کھانا مانگا اور اس کے مردہ شوہر نے جواب دیا کہ صرف چاول دستیاب ہوں گے۔ مذکورہ ملزمان کی درخواست پر ہوٹل کا دروازہ کھولا گیا اور چار ملزمان اندر داخل ہوئے اور ان میں سے دو نے مقتول شوہر کی داڑھی پکڑ لی اور اس کے بعد انہوں نے کرسیاں، میزیں توڑ دیں اور بجلی کی تاریں گرا دیں۔ بتایا گیا تھا کہ اس وقت بجلی کی فراہمی نہیں تھی اور چراغ جل رہے تھے۔ پی ڈبلیو ون نے ملزمین سے ٹھنڈا ہونے کی درخواست کی اور اس کے شوہر کو ملحقہ کمرے میں لے گیا۔ وہ باہر آئی اور ہوٹل کے باورچی بھاسکر پانڈا (پی ڈبلیو 4) کو کھانا پیش کرنے کے لئے کہا، جب وہ چائنا پلیٹوں میں ایسا کر رہا تھا، تو دو دیگر ملزمین اندر داخل ہوئے اور تمام ملزمین نے پلیٹوں کو گرا دیا۔ اسی

دوران اس نے اپنے شوہر کے چیخنے کی آواز سنی کہ اسے قتل کیا جا رہا ہے اور اس لئے وہ کمرے کے اندر گئی اور دیکھا کہ اس کے شوہر کے پیٹ کے بائیں طرف چاقو کا زخم ہے۔ خاتون (پی ڈبلیو-1) نے دیکھا کہ ملزم کشن اس کے شوہر کی داڑھی پکڑے ہوئے تھا اور ملزم دلیپ چند گھسیٹ رہا تھا۔ انہوں نے مزید کہا تھا کہ حملہ آوروں کو دوسرے دروازے سے اندر جانے کا راستہ مل گیا تھا۔ انہوں نے ایک مخصوص بیان دیا تھا کہ جب وہ ملزمین میں مداخلت کرنے جا رہی تھیں تو مدعا علیہ منموہن داس عرف منو بنگالی نے انہیں پیچھے دھکیل دیا اور وہ نیچے گر گئیں۔ ان کے ملزم ارجن داس اگروال کے مطابق وہ ان کے شوہر کو مارنے کے لیے اکسا رہے تھے۔ اس نے دیگر لوگوں کے ساتھ مل کر اپنے شوہر کو بچایا اور اسے ہوٹل کے اندر لایا اور تمام ملزم منتشر ہو گئے۔ وہ اپنے شوہر کو دیگر لوگوں کے ساتھ ٹرک میں ڈال کر نارلا اسپتال لے گئیں اور راستے میں انہوں نے پولیس کو اطلاع دینے کے لئے بیکنتھ پانڈا پی ڈبلیو 3 کو چھوڑ دیا۔ مقامی ڈاکٹر کے مشورے پر ابتدائی علاج کے بعد متوفی کو اسی ٹرک میں بھوانی پٹنہ اسپتال لے جایا گیا جہاں اسے مردہ قرار دے دیا گیا۔ نارلا اسپتال میں ایک پولیس افسر وہاں گیا جس کے سامنے اس گواہ نے واقعہ بیان کیا جسے ایف آئی آر سمجھا گیا۔ انہوں نے واضح طور پر بیان دیا کہ وہ اس وقت اپنے شوہر کی حالت کی وجہ سے ذہنی طور پر فٹ نہیں تھیں۔

پی ڈبلیو 2- کیلاش چندر پانڈا کی متوفی کے ہوٹل کے کنارے پان کی دکان تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ انہوں نے متوفی کے ہوٹل کے برآمدے میں چائے کی دکان چلانا شروع کی اور پان کی دکان اپنے بھائی بیکنتھ پانڈا کو دے دی۔ انہوں نے مذکورہ بالا تمام نکات میں پی ڈبلیو 1 کے ثبوت کی حمایت کی تھی۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ بجلی کی فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے متوفی کے ہوٹل میں پیٹرومیکس لائٹ جل رہی تھی اور ان کی چائے کی دکان پر لیمپ جل رہے تھے۔ وہ ہوٹل کے اندر گیا اور دیکھا کہ ملزم دلیپ چند نے متوفی کے پیٹ کے بائیں طرف چاقو سے وار کیا۔ ان کے مطابق ملزم کشن لال کمانی نے متوفی کی داڑھی پکڑی اور ملزم مدعا علیہ منموہن داس عرف منو بنگالی اور پرفل نے متوفی کی داڑھی پکڑی۔ انہوں نے پی ڈبلیو 1 کے شواہد کی حمایت کی کیونکہ اس گواہ کے مطابق جب پی ڈبلیو 1 کمرے میں آیا تو ملزم مدعا علیہ منموہن داس عرف منو بنگالی نے اسے پیچھے دھکیل دیا، اس کے بعد حملہ آور متوفی کو گھسیٹ کر برآمدے میں لے گئے جہاں ملزم دلیپ چند نے چاقو سے مزید 3-4 وار کیے۔ ملزم مدعا علیہ ارجن اگروال کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ یہ ملزم گھر سے باہر آیا اور ملزمین کو متوفی کو قتل کرنے کے لئے اکسایا۔ اس نے پی ڈبلیو 1 اور دیگر کے ساتھ مل کر متوفی کو بچایا اور اسے واپس لے گیا۔

پی ڈبلیو 2 کے پی ڈبلیو 3 بھائی بیکنٹھا پاڈا نے بیان دیا تھا کہ اس وقت وہ متوفی کے ہوٹل کے سامنے پان کی دکان پر تھا۔ اس گواہ نے ملزم مدعاعلیہ منموہن داس عرف منو بنگالی کی شناخت کی اور مزید کہا کہ وہ دلیپ چند، ارجن داس اگروال، پرفل اور کشن لائی کا منی کو جانتا ہے۔ اس گواہ نے پورا واقعہ نہیں دیکھا کیونکہ وہ ہوٹل کے پچھلے حصے میں قدرت کی کال میں شرکت کے لئے گیا تھا۔ جب اس نے متوفی کے رونے کی آواز سنی تو وہ کمرے کے اندر چلا گیا۔ حالانکہ اس گواہ نے خاص طور پر ملزم منموہن داس عرف منو بنگالی کے کردار کے بارے میں نہیں بتایا تھا لیکن اس نے واضح طور پر واقعہ کی جگہ پر اس ملزم کی موجودگی کا ذکر کیا تھا۔ ملزم کے مدعاعلیہ ارجن داس اگروال کے بارے میں اس گواہ نے یہ بھی کہا تھا کہ ملزمین نے دوسروں کو ہدایت دی تھی کہ وہ جلد از جلد متوفی کو ختم کریں۔ وہ دیگر لوگوں کے ساتھ ٹرک میں پی ڈبلیو ون کے ساتھ بھی تھا۔

بھاسکر پاڈا - پی ڈبلیو 4 متوفی کے ہوٹل میں باورچی کے طور پر کام کر رہا تھا اور اس نے دیگر گواہوں کے ثبوتوں کی مکمل حمایت کی تھی۔ یہ سچ ہے کہ انہوں نے ملزم مدعاعلیہ منموہن عرف منو بنگالی کے کردار کے بارے میں نہیں بتایا تھا لیکن ملزم مدعاعلیہ ارجن داس اگروال کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ اس ملزم نے دوسروں سے کہا تھا کہ وہ اسے (متوفی کو) جلد ختم کر دیں۔ مذکورہ گواہوں کے ثبوتوں سے استغاثہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہا ہے کہ ملزم مدعاعلیہ منموہن عرف منو بنگالی واقعہ کی جگہ پر موجود تھے اور انہوں نے متوفی کی داڑھی پکڑ کر اور متوفی کی بیوی کو اپنے شوہر کو بچانے کے لئے جانے کی مزاحمت کرتے ہوئے سرگرم حصہ لیا۔ ملزم کے مدعاعلیہ ارجن داس اگروال کے بارے میں صرف یہ ثبوت ہے کہ اپنے گھر سے باہر آنے کے بعد اس نے ملزمین کو متوفی کو قتل کرنے کے لئے اکسایا تھا لیکن ریکارڈ پر ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ اکسانے کے نتیجے میں ملزم دلیپ چند نے مزید وار کیے تھے یا کسی اور ملزم نے کوئی اور کارروائی کی تھی۔

ملزم منموہن داس عرف منو بنگالی کی بریت کے بارے میں عدالت عالیہ نے کوئی قابل قبول وجہ درج نہیں کی تھی۔ ملزم مدعاعلیہ ارجن داس اگروال کے بارے میں عدالت عالیہ نے خاص طور پر ریکارڈ کیا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ یہ ملزم واقعہ کی جگہ پر داخل ہوا تھا۔ عدالت عالیہ نے نوٹ کیا کہ الزام یہ تھا کہ وہ باہر کھڑا تھا اور دوسرے ملزمین کو متوفی کو ختم کرنے کے لئے اکسایا تھا۔ استغاثہ کے مطابق متوفی پر لاٹھی سے حملہ کیا گیا تھا لیکن طبی شواہد سے اس کی تصدیق نہیں ہوئی تھی، اس لئے عدالت عالیہ نے کہا کہ ملزم مدعاعلیہ ارجن داس اگروال کو آئی پی سی کی دفعہ 302 / 149 کے تحت سزا دینا ناقابل برداشت ہے۔

حالانکہ سیشن جج نے دلیپ چند کو آئی پی سی کی دفعہ 302 کے تحت قصوروار ٹھہرایا اور کشن لال کامنی، منموہن داس عرف منو بنگالی، پرفل کمار پردھان اور ارجن داس اگروالا کو آئی پی سی کی دفعہ 302 / 149 کے تحت قصوروار ٹھہرایا، عدالت عالیہ کی ڈویژن بنچ نے دلیپ چند کو آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 اور پرفل کمار پردھان، کشن لال کامنی، رادھے شیام اگروال، دیوی پرساد مشرا کی اپیلوں کے تحت قصوروار ٹھہرایا۔ بابلی سدھانسو شیکھر داس اور اتم کمار بہیرا کو برطرف کر دیا گیا۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ ٹرائل کورٹ نے آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 اور آئی پی سی کی دفعہ 302 / 149 کے تحت ملزمین کے خلاف الزامات طے کیے ہیں۔ یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ اگر کسی ملزم پر آئی پی سی کی دفعہ 302 / 149 کے تحت الزام لگایا جاتا ہے تو کیا اسے آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت مجرم ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

یہ عدالت مہابیر گوپ بنام کیس میں ہے۔ ریاست بہار، [1963] 3 ایس سی آر 331 نے آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 اور آئی پی سی کی دفعہ 302 / 149 کے تحت سزا کے سوال پر غور کیا۔ اس معاملے میں اپیل گزار اور 11 دیگر افراد پر آئی پی سی کی دفعہ 147 اور 302 / 34 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا۔ استغاثہ کے مطابق اپیل گزار اور دیگر ملزمین نے بھاگلپور اسپیشل سینٹرل جیل میں غیر قانونی طور پر جمع ہونے کا فیصلہ کیا اور اس اجتماع کے مشترکہ مقصد کے تحت چیف ہیڈ وارڈر اور نائٹ واچ مین پر حملہ کیا گیا۔ ان پر آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت چیف ہیڈ وارڈر پر حملہ کرنے کا بھی الزام عائد کیا گیا تھا۔

آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت سزا کو برقرار رکھتے ہوئے اس عدالت نے کہا کہ اگر اپیل کنندہ کو آئی پی سی کی دفعہ 302 / 149 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا ہے تو بھی صورتحال مختلف نہیں ہوگی کیونکہ آئی پی سی کی دفعہ 149 کے تحت اگر غیر قانونی اجتماع کے کسی رکن نے اس اجتماع کے مشترکہ مقصد کے خلاف مقدمہ چلاتے ہوئے کوئی جرم کیا ہے تو، یا جس طرح اس اسمبلی کے ارکان جانتے تھے کہ اس مقصد کے خلاف مقدمہ چلانے کا امکان ہے، ہر وہ شخص جو اس جرم کے ارتکاب کے وقت، اسی اسمبلی کا رکن ہے، اس جرم کا مجرم ہے۔

جا گیر سنگھ بنام ریاست پنجاب،[1967] 3ایس سی آر256اس عدالت نے بھی اسی سوال پر غور کیا۔اس عدالت نے بھرواڑ میپا دانا بنام ریاست بمبئی،[1960] 2ایس سی آر172 کے معاملے میں پہلے کے فیصلے کا حوالہ دیا۔جس میں 14افراد پر آئی پی سی کی دفعہ 302 کے ساتھ ساتھ دفعہ 149اور 34 کے تحت جرائم کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ 14 ملزمین میں سے 7 کو بری کر دیا گیا۔اپیل پر عدالت عالیہ نے پانچ مجرموں میں سے ایک کو بری کر دیا۔اس عدالت نے سزا کو برقرار رکھا اور کہا کہ آئی پی سی کی دفعہ 34 کے اطلاق میں کوئی مشکل نہیں ہے کیونکہ سزا یافتہ افراد کی تعداد چار ہے اور یہ واضح نتیجہ ہے کہ وہ دوسرے ملزمین کے ساتھ مشترکہ ارادہ رکھتے ہیں جن کی شناخت قائم نہیں کی گئی ہے۔بھرواڑ میپا دانا اور ایک اور (سپرا) میں مذکورہ بالا تناسب کو اس معاملے میں منظور کیا گیا تھا جس کا نام جا گیر سنگھ (سپرا) تھا۔

نچلی عدالت نے ملزم دلیپ کمار چند کو آئی پی سی کی دفعہ 302 اور ملزم کشن لال کامنی، منموہن داس عرف منو بنگالی، پرفل کمار پردھان اور ارجن داس اگروالا کو آئی پی سی کی دفعہ 302/ 149 کے تحت قصوروار ٹھہرایا۔عدالت عالیہ نے ملزم دلیپ کمار چند کو آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت قصوروار ٹھہرایا اور ملزمین منموہن داس عرف منو بنگالی اور ارجن داس اگروالا کی اپیل منظور کر لی۔مہابیر گوپ (سپرا) اور جا گیر سنگھ (سپرا) میں اس عدالت کے ذریعہ طے کردہ تناسب کو دیکھتے ہوئے،اس اپیل میں اس عدالت کو اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ آیا ملزم منموہن داس عرف منو بنگالی اور ارجن داس اگروالا کو آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت قصوروار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

یہ قانون کا ایک طے شدہ موقف ہے کہ آئی پی سی کی دفعہ 34 ایک الگ جرم پیدا نہیں کرتی ہے اور یہ ملزم کی شرکت ہے کہ جرم کرنے کا ارادہ ثابت ہوتا ہے اور آئی پی سی کی دفعہ 34 کو راغب کیا جاتا ہے۔آئی پی سی کی دفعہ 34 کی مدد سے کسی شخص کو شامل کرنے کے لئے، استغاثہ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ مجرمانہ فعل ایک سے زیادہ افراد کی حقیقی شرکت سے کیا گیا تھا اور یہ کہ مذکورہ عمل پہلے کنسرٹ میں شامل تمام افراد کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھانے کے لئے کیا گیا تھا۔

اس موجودہ معاملے کے حقائق پر آتے ہوئے ہمیں ریکارڈ پر موجود ثبوتوں سے پتہ چلتا ہے کہ ملزم منموہن داس عرف منو بنگالی دیگر ملزمین کے ساتھ متوفی کے گھر گیا تھا جہاں ملزم دلیپ چند نے متوفی کو چاقو سے وار کیا۔ہمیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ ملزم مدعا علیہ منموہن داس نے متوفی کی بیوی رادھا منی پانڈا کو بھی اپنے شوہر

کو بچانے سے روکا کیونکہ ملزم منموہن داس نے اسے دھکا دیا تھا اور وہ نیچے گر گئی تھی۔ کیلاش چندر پانڈا- پی ڈبلیو 2 کے شواہد سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ملزم منموہن داس عرف منو بنگالی نے متوفی کی داڑھی پکڑی تھی۔

ریکارڈ پر موجود مذکورہ بالا شواہد اس نتیجے پر پہنچنے کے لئے کافی ہیں کہ مرنے والے ملزم کو جان لیوا وار کرنے جیسے مجرمانہ فعل میں مدعا علیہ منموہن داس عرف منو بنگالی نے مذکورہ مجرمانہ فعل میں فعال طور پر حصہ لیا تھا۔ ملزم منموہن داس عرف منو بنگالی نہ صرف دیگر لوگوں کے ساتھ جائے وقوعہ پر گیا بلکہ اس نے بھی فعال حصہ لیا جبکہ ملزم دلیپ چند نے متوفی کو وار کیا۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے ملزم منموہن داس عرف منو بنگالی کی اپیل کو منظور کر کے غلطی کی ہے۔ اس لئے ہم ملزم منموہن داس عرف منو بنگالی کو آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت قصوروار ٹھہراتے ہیں۔

ملزم ارجن داس اگروال کے بارے میں ہمیں ریکارڈ پر موجود ثبوتوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ملزم نہ تو متوفی کے گھر کے اندر گیا تھا اور نہ ہی قتل کے ارتکاب میں کوئی حصہ لیا تھا۔ اس نے صرف دوسرے ملزمین پر چیخ کر اکسایا۔ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ اس کے اکسانے کی وجہ سے ملزمین کی طرف سے مزید وار کیے گئے تھے۔ لہٰذا اس بات کا کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ اس ملزم اور مدعا علیہ کا متوفی کی موت کا مشترکہ ارادہ تھا یا اس نے دراصل مجرمانہ فعل میں حصہ لیا تھا۔ لہٰذا عدالت عالیہ نے صحیح طور پر اس ملزم کو بری کر دیا۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر ریاست کی طرف سے دائر اپیل کو جزوی طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ ارجن داس اگروال کو بری کرنے کے حکم کے خلاف اپیل خارج کر دی جاتی ہے اور منموہن داس عرف منو بنگالی کی بریت کے حکم کے خلاف اپیل منظور کی جاتی ہے اور مذکورہ حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ انہیں آئی پی سی کی دفعہ 302 / 34 کے تحت قصوروار ٹھہرایا گیا ہے اور عمر قید بامشقت کی سزا سنائی گئی ہے۔ سزا کے بقیہ حصے سے گزرنے کے لئے اسے فوری طور پر حراست میں لیا جائے گا۔

وی ایم

اپیل کو جزوی طور پر منظوری دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this
document